بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولیٰ فما ارسلناک علیھم حفیظا

[illegible]

سُنن ابوداؤد شریف

مصنفہ:

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (النساء)

جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو منہ پھیرے تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنَنِ ابُوداوٗد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ ـــــ ۲۷۵ھ

۸۱۷ء ـــــ ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بک سٹال ○ ۳۸ اردو بازار۔ لاہور۲ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : سنن ابوداؤد (سوئم)

تصنیف : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہ العزیز

اہتمام و تزئین : سید اعجاز احمد (بانی ادارہ)

مطبع : روحی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

اشاعت اوّل : ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

اشاعت دوئم : ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ/فروری ۲۰۰۳ء

ناشرین

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899
ای میل نمبر Email:info@faridbookstall.com
ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

أَوَّلُ كِتَابِ الْفِتَنِ

ذِكْرُ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا

فتنوں کا بیان

٨٣٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور اس جگہ پر کوئی بات آپ نے نہیں چھوڑی جو قیامت تک ہونے والی ہو مگر وہ بیان فرما دی۔ یاد رکھی جس نے اسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اسے بھول گیا۔ میرے ساتھی اس بات کو جانتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی چیز واقع ہوتی ہے تو مجھے یوں یاد آجاتی ہے جیسے کوئی اپنے آدمی کے سامنے جو اس سے غائب رہا ہو پھر جب اسے دیکھے تو پہچان لے۔

٨٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ فَرُّوخَ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنٌ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھی بھول گئے یا جان بوجھ کر ایسا کہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی فتنے کے سرغنہ کو نہیں چھوڑا جو دنیا کے ختم ہونے تک ہوگا اور اس کے ساتھی تین سو تک پہنچیں گے یا اس سے زیادہ مگر وہ ہمیں نام لے کر بتا دیا اور اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام۔

ف: معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پروردگار عالم نے قیامت تک کے سارے واقعات اور ان کی جزئیات تک بتا دی تھیں جن میں سے بعض کا آپ نے اپنے اصحاب کو بھی ذکر فرمایا۔ قیامت تک جتنے فتنہ پرور ہوں گے ان کے سرغنوں کے نام مع ولدیت کے ساتھ آپ کو بتائے گئے تھے۔ لہٰذا آج کوئی ان کے سروں پر خواہ کتنے ہی خوشنما رہنمائی و پیشوائی کے تاج رکھے اور ان کے متعلق کتنے ہی خوشنما اور دلکش پروپیگنڈے کرے لیکن میدان محشر میں شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان گمراہ گروں اور فتنہ پردازوں کو اپنی امت کے زمرے سے نکال کر یوں جھڑکیں گے جیسے دودھ سے مکھی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اہل حق کے خلاف جتنے فرقے آج نظر آتے ہیں ان کے بانیوں سے بڑھ کر فتنہ پرور اور علوم اسلامیہ کا بدخواہ کون ہوگا۔

...... جنھوں نے امت محمدیہ کی مجموعی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا اور مسلمانوں کے دلوں سے ایمانی قوت کو ختم کرنے کی خاطر اصلاح کے نام پر مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں اور اپنی تصانیف میں حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنے گستاخانہ اور نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں جو ایک عرصہ سے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر رہے ہیں اور قیامت میں ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی بن سلول جیسے بدبخت ان کلمات کو سنیں گے تو وہ بھی ششدر رہ جائیں گے کہ امت محمدیہ کے یہ خیر خواہ و پیشوا بننے والے اور نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے والے تو اپنے نبی کی گستاخی اور ان کی امت کی بدخواہی میں ہم سے بھی بازی لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان گندم نما جو فروش قسم کے دجالوں کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون فرمائے اور انہیں تا زیست صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

٨٢٠ - حدثنا هارون بن عبد الله قال نا أبو داود الحفري عن بدر بن عثمان عن عامر عن رجل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تكون في هذه الأمة أربع فتن في آخرها الفناء.

ہارون بن عبد اللہ، ابو داؤد حفری، بدر بن عثمان، عامر، ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس امت میں چار فتنے ہوں گے جن کے بعد قیامت ہے۔

٨٢١ - حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد الحمصي نا أبو المغيرة قال حدثني عبد الله بن سالم قال حدثني العلاء بن عتبة عن عمير بن هانئ العنسي قال سمعت عبد الله بن عمر يقول كنا قعودا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فأكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الأحلاس فقال قائل يا رسول الله وما فتنة الأحلاس قال هي هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من أهل بيتي يزعم أنه مني وليس مني وإنما أوليائي المتقون ثم يصطلح الناس على رجل كورك على ضلع ثم فتنة الدهيماء لا تدع أحدا من هذه الأمة إلا لطمته لطمة فإذا قيل انقضت تمادت يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا حتى يصير الناس إلى فسطاطين فسطاط إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق

عمیر بن ہانی عنسی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر فرمایا۔ پس کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہوئے فتنۂ احلاس کا ذکر فرمایا۔ بتایا کہ وہ بھاگ دوڑ اور لڑائی جھگڑے ہے۔ پھر فتنۂ سرا ہے جو ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگا جو گمان کرے گا کہ وہ میرا اہل بیت ہے حالانکہ وہ میرا نہیں کیونکہ میرے دوست تو پرہیزگار ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کریں گے جیسے کہ سرین پسلی کے اوپر ہوں گے۔ پھر فتنۂ دہیما ہے جو میری امت میں سے کسی کو طمانچہ لگائے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ جب کہا جائے گا کہ اب فتنہ ختم ہو گیا تو اور بڑھے گا۔ صبح کے وقت ایک آدمی صاحب ایمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ دو کیمپوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک کیمپ میں نفاق کے بغیر ایمان ہوگا اور دوسرے کیمپ میں ایمان کے بغیر نفاق ہوگا۔ جب یہ ہو جائے تو اس روز دجال کا انتظار کرنا یا اس سے اگلے روز کا۔

لا إيمان فيه فإذا كان ذاكم فانتظروا الدجال
من يومه أو من غدٍ۔

٨٤٢۔ حدثنا مسدد قال نا أبو عوانة
عن قتادة عن نصر بن عاصم عن سبيع
بن خالد قال أتيت الكوفة في زمن فتحت
تستر أجلب منها بغالا فدخلت المسجد
فإذا صدع من الرجال وإذا رجل جالس
تعرف إذا رأيته أنه من رجال أهل الحجاز
قال قلت من هذا فتجهمني القوم وقالوا
أما تعرف هذا حذيفة بن اليمان صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال حذيفة
إن الناس كانوا يسألون رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله
عن الشر فأحدقه القوم بأبصارهم فقال
إني قد أرى الذي تنكرون إني قلت يا رسول
الله أرأيت هذا الخير الذي أعطانا الله
تعالى أيكون بعده شر كما كان قبله قال
نعم قلت فما العصمة من ذلك قال السيف
قلت يا رسول الله ثم ماذا يكون قال إن كان
لله تعالى خليفة في الأرض فضرب ظهرك
وأخذ مالك فأطعه وإلا فمت وأنت عاض
بجذل شجرة قلت ثم ماذا قال ثم يخرج
الدجال معه نهر ونار فمن وقع في ناره
وجب أجره وحط وزره ومن وقع في نهره
وجب وزره وحط أجره قال قلت ثم ماذا
قال ثم هي قيام الساعة۔

٨٤٣۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس
قال نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن
نصر بن عاصم عن خالد بن خالد اليشكري عن

سبیع بن خالد کا بیان ہے کہ میں کوفہ میں پہنچا جن
دنوں تستر فتح ہوا تھا جہاں سے میں نے خچر لیا تھا۔ پس میں
مسجد میں داخل ہوا تو وہاں کچھ آدمی درمیانے قد کاٹھ کے
کے ہو رہے تھے اور ان میں ایک ایسا آدمی بیٹھا ہوا تھا جو
تمہیں دیکھنے میں اہل حجاز کا ایک فرد معلوم ہوتا۔ میں نے کہا کہ
یہ کون ہے؟ وہ مجھے گھورنے لگے
اور کہا کہ تم انہیں نہیں جانتے؟ یہ صاحب رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے
اور میں شر کے متعلق پوچھا کرتا۔ لوگ ان کی طرف غور سے دیکھنے
لگے۔ فرمایا کہ مجھے وہ بات معلوم ہے جو تمہیں ناپسند ہے۔ میں
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا جو خیر اللہ تعالیٰ نے
ہمیں عطا فرمائی ہے اس کے بعد بھی شر ہو گی جیسے پہلے تھی؟ فرمایا
ہاں۔ عرض کی کہ اس سے بچاؤ کیا ہوگا؟ فرمایا کہ تلوار۔ میں عرض گزار
ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو جو تمہاری
پیٹھ پر کوڑے مارے اور تمہارا مال چھین لے، تب بھی اس کی اطاعت
کرنا ورنہ جنگل کے کسی درخت کی جڑ چبا چبا کر مر جانا۔ میں نے عرض
گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ پھر دجال نکلے گا جس کے ساتھ
نہر اور آگ ہو گی۔ جو اس کی آگ میں ڈالا گیا اس کا اجر لازم آ گیا
اور اس کے گناہ دھل گئے۔ جو اس کی نہر میں ڈالا گیا اس کے
گناہ مستقل ہو گئے اور اجر ضائع ہوا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر
کیا ہوگا؟ فرمایا پس قیامت کا آنا ہے۔

نصر بن عاصم نے خالد بن خالد یشکری سے اسی حدیث کو
روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں نے حضرت حذیفہ سے عرض گزار ہوا کہ
تلوار کے بعد کیا ہے؟ فرمایا کہ ایسے لوگ رہ جائیں گے جن کو خوفزدہ

بهذا الحديث قال قلت بعد السيف قال بقية على أقذاء وهدنة على دخن ثم ساق الحديث قال وكان قتادة يضعه على الردة التي في زمن أبي بكر على أقذاء يقول قذى وهدنة يقول صلح على دخن على ضغائن.

بد اصلاح اور دلوں میں فساد ہوگا۔ پھر یہی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قتادہ اسے اس ارتداد پر محمول کیا کرتے تھے جو حضرت ابوبکر کے زمانہ میں ہوا۔ اقذاء تو اسے سے کہے گئے۔ قذی، ہدنۃ کہتے ہیں صلح پر دخن کہ اور دلوں میں کدورت بھرا ہوا ہو۔

۴۲۴۴۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي نا سليمان يعني ابن المغيرة عن حميد عن نصر بن عاصم الليثي قال أتينا اليشكري في رهط من بني ليث فقال من القوم فقلنا بنو ليث أتيناك نسألك عن حديث حذيفة فذكر الحديث قال قلت يا رسول الله هل بعد هذا الخير شر قال فتنة وشر قال قلت يا رسول الله هل بعد هذا الشر خير قال يا حذيفة تعلم كتاب الله واتبع ما فيه ثلاث مرار قال قلت يا رسول الله هل بعد هذا الشر خير قال هدنة على دخن وجماعة على أقذاء فيها أو فيهم قلت يا رسول الله الهدنة على الدخن ما هي قال لا ترجع قلوب أقوام على الذي كانت عليه قال قلت يا رسول الله هل بعد هذا الخير شر قال فتنة عمياء صماء عليها دعاة على أبواب النار فإن تمت يا حذيفة وأنت عاض على جذل خير لك من أن تتبع أحدا منهم.

نصر بن عاصم لیثی کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم یشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ بنو لیث سے۔ ہم حدیث حذیفہ آپ سے پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں (حضرت حذیفہ) عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اے حذیفہ! اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ هدنة على دخن وجماعة على أقذاء فيها أو فيهم۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! الهدنة على الدخن کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر پہلے ہوں گے اس سے پھر جائیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے اس میں ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مر جاؤ تو یہ تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

۴۲۴۵۔ حدثنا مسدد نا عبد الوارث نا أبو التياح عن صخر بن بدر العجلي عن سبيع بن خالد بهذا الحديث عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فإن لم تجد يومئذ خليفة فاهرب حتى تموت

مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح، صخر بن بدر العجلی، سبیع بن خالد نے اسی حدیث کو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہیں خلیفہ دکھائی نہ دے تو اس سے بھاگ جاؤ یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے اگرچہ تم کسی درخت کی جڑ چباتے چباتے مر جاؤ اور

فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاقٌّ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

٨٢٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قُلْتُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ۔

٨٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلاَحٌ۔

٨٢٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلاَحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

٨٢٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالاَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ

اس کے آخر میں کہا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد کیا ہو گا؟ فرمایا کہ اگر کوئی آدمی چاہے کہ اس کی گھوڑی بچہ جنے تو نہیں جنے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی امام سے بیعت کی اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور دل سے تسلیم کر لیا تو چاہیے کہ بساط بھر اس کی اطاعت کرے گا کوئی دوسرا اگر اس سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن اڑا دینی چاہیے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنی اور دل نے محفوظ رکھا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے چچازاد بھائی حضرت معاویہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم ایسا کریں اور ایسا کریں۔ فرمایا جس بات میں اللہ کی اطاعت ہو اسے مانو اور جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اسے نہ مانو۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب کی خرابی ہے اس فتنے سے جو نزدیک آ گیا ہے جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا وہ نجات پا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب جریر بن حازم، عبیداللہ بن عمر، نافع کے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کر لیا جائے گا اور سلاح سے آگے ان کی حکومت نہیں رہے گی۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری نے فرمایا کہ سلاح ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک۔

ابو اسماء نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا ہے۔

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ تَعَالَى۔

کہ میرے رب نے زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا ہے۔ پس اس کی دونوں مشرق اور دونوں مغرب مجھے دکھا دی گئی ہیں اور میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے اور مجھے سرخ و سفید (سونے چاندی) کے دونوں خزانے عطا فرمائے گئے ہیں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے سوال کیا کہ وہ قحط سالی سے ہلاک نہ ہوں اور ان کے سوا کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہو کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے۔ میرے رب نے مجھ سے فرمایا:- اے محمد! جب میں فیصلہ کر لیتا ہوں تو میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوتا۔ میں انہیں قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان کے سوا ان پر کسی دشمن کو ایسا مسلط کروں گا کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے خواہ وہ زمین کے ہر کنارے سے اکٹھے ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ (حکام و رہنماؤں) کا ڈر ہے۔ جب میری امت پر ایک دفعہ تلوار چل گئی تو قیامت تک نہیں رکے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں سے نہ مل جائیں اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور ہمیشہ میری امت میں ایک

ف:- اس حدیث پاک کے اندر سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحدیث نعمت کے طور پر اپنے وہ فضائل و کمالات بیان فرمائے ہیں جنہیں سن کر اہل ایمان باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کے برعکس اس وقت منافقین مدینہ حسد و غضب کی آگ میں جل بھن جاتے تھے اور آج بھی ان کی معنوی ذریت کے دلوں میں وہ نار حسد و بغض بھڑکتی ہے کہ جن اللہ کے محبوب کی زبان پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا داد کمالات کی بات آتی ہے تو بدعت کے ذریعہ وہ نام نہاد توحید کے علمبردار شرک کی توپوں کا رخ فوراً اس کی جانب کر دیتے ہیں اور اس طرح وہ آل محمد بیزاری کرتے ہیں کہ ہر گھر کوچہ و بازار میں شرک ہی شرک کا دھواں نظر آنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم اس حدیث کے پانچ مختلف جملوں کے بارے میں چند معروضات پیش کرتے ہیں۔ و باللہ التوفیق۔

اولاً :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:- ان اللہ تعالیٰ زوی لی الارض او قال ان ربی زوی

لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا اور مجھے اس کے دونوں مشرق اور دونوں مغرب دکھا دیے ہیں۔ علامہ وحید الزمان خان صاحب نے تو یہیں اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے۔ "یعنی سب زمین دکھلا دی یا سب کا علم دے دیا"۔ اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه (طبرانی، بیہقی، زرقانی، مواہب لدنیہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے اٹھا دیے تو میں نے اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو (سبحان اللہ) سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ (موطا امام مالک مترجم، مطبوعہ لاہور، ص ۱۸۱۔ صحیح بخاری مترجم مطبوعہ لاہور، جلد دوم ص ۳۳۵، جلد سوم، ص ۵۰۳)۔ نیز نبی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز کسوف پڑھاتے ہوئے دستِ مبارک اوپر اٹھایا پھر ہٹا لیا۔ صحابہ کرام کے استفسار پر فرمایا کہ میں نے ابھی جنت کے درختوں کی ایک ٹہنی توڑنے کا ارادہ کیا تھا مجھے پیش کی گئی چیزیں میں نے اسی مقام پر آج جنت و دوزخ کو بھی دیکھا ہے (صحیح بخاری مترجم، جلد اول ص ۲۴۳، جلد سوم، ص ۱۷، جلد سوم، ص ۸۱۲)۔ غرضیکہ اسی طرح بکثرت آیات و احادیث سے یہ حقیقت واضح ہے کہ خداوند قدوس نے اپنے محبوب کی نگاہوں کے سامنے کوئی پردہ نہیں رکھا۔ دوری اور نزدیکی کا سوال اٹھا دیا اور انہیں پوری کائنات کا شاہد بنایا کہ فرش سے عرش تک اور مشرق سے مغرب تک سب ان کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس کے باوجود مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صاحب (المتوفی ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء) نے اس سلسلے میں جو اندیشہ کا اظہار کیا ہے وہ یوں بیان کیا ہے:

۱۔ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (براہین قاطعہ، مطبوعہ دیوبند، ص ۵۵)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) نے تو یوں فرمایا تھا۔ این جا اشکال آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ (مدارج النبوۃ، مطبوعہ نولکشور، جلد اول، ص ۹) یعنی اس جگہ یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں، نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے! اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں اور یہ روایت صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ اسی شبہ کے متعلق ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری (المتوفی ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) یوں فرماتے ہیں۔ حدیث ما اعلم ما خلف جداری هذا قال العسقلانی لا اصل له۔ (موضوعات کبیر، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ص ۷۴)۔

قارئین کرام حیران ہوں گے کہ محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں کا عالم بیان کرنے والی تمام آیتیں اور صحیح حدیثیں تو دیوبندی حضرت کے سامنے رہیں لیکن آنکھیں بند کر کے ایک بے سند بے اصل شے کو ان کے خلاف اپنی دلیل کیوں بنایا؟ بات دراصل یہ ہے کہ بغض رسول کی آگ ان کے دلوں میں بھڑک رہی ہو تو حضور کے ایسے کمالات کا اقرار بھی نہیں کرنے دیتی جتنے ایک مومن کو حاصل ہوتے ہیں۔ جنہیں یہ ذہنیت کہ یہ بخاری الگ بتا رہی ہو وہ خصائص مصطفیٰ سے انکار کرتے ہوئے بھلا کس درجہ گر سکتے ہیں کہ صحیح انسان کا اندازہ ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے جس مقصد کی خاطر شانِ مصطفیٰ کے تمام نصوص سے آنکھیں بند کر کے محض ایک بے سند و بے اصل عبارت کا سہارا لیا ان کا وہ دلی ناپاک مقصد ان کی شرح بولتی

عبارتوں سے واضح ہے :

۲ :۔ ملک الموت و شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اس پر کسی افضل کو قیاس کر کے اس کے واسطے بھی ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۳ :۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۴ :۔ ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر ہو چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ ص ۵۶)

۵ :۔ الحاصل، غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم علیہ السلام کو بھی کہ اگر خدا تعالیٰ سے زیادہ عطا فرما دے ممکن ہے، مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نقل سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے (براہین قاطعہ ص ۵۵) بعینہ یہ علم محیط زمین کا حضور کے لئے ثابت کرنا ایسا شرک ٹھہرایا کہ کسی ایمان کا حصہ نہیں، حالانکہ اس عبارت میں علم محیط زمین کا اگر اولیاء سے یا حضور کو عطا فرما دیا جائے تو ممکن قرار دے دیا۔ گویا یہ ممکن ہے کہ خدا کسی کو اپنا شریک ٹھہرا لے معاذ اللہ تعالیٰ پھر اس کو دیکھئے کہ محیط زمین کا علم انبیٹھوی صاحب نے شیطان و ملک الموت کے لئے مان لیا اور اس کو نصوص سے ثابت۔ حضرات اولیاء اللہ کے لئے امکان اور کشف مان لیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ماننا شرک ہی قرار دیا۔ گویا ان سب کو اللہ تعالیٰ نے بر ضا و رغبت اپنا شریک ٹھہرا لیا ہے، شریک تو صرف حضور کو ٹھہرانا منظور نہیں۔ اب قارئین ذرا بالمقصد دیوبندی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ) کی یہ عبارتیں ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے لکھا ہے :

۶ :۔ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے معلوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا (تحذیر الناس ص ۴)

۷ :۔ سوا اس طور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض، اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں، آپ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں (تحذیر الناس ص ۴)

۸ :۔ اس ارشاد سے ہر خاص و عام کو یہ بات واضح ہے کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور، لیکن وہ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں۔ سو جیسے علم سمع اور ہے اور علم بصر اور ہے پایں ہمہ فرق ما تقدم و ما تأخر نقص کا مقتضی ہے سب علوم مجتمع ہیں ایسے ہی رسول اللہ صلعم اور انبیاء و باقی کو سمجھئے۔ پر ظاہر ہے کہ سمع و بصر اگرچہ ایک عالم ہیں تو بالعرض ہیں عدم ملک حقیقی اور علم حقیقی وہ عقل اور نقص تامل ہی ہے۔ اسی طرح سے علم حقیقی رسول اللہ صلعم ہیں۔ اور انبیاء باقی اور اولیاء و دنگار

گذشتہ و مستقبل اگر علم میں تو بھرتی ہیں (تحذیر الناس، ص ۵)

۱۹۔ حضرت جنید کے ایک مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اسی قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے، اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس، ص ۴۴)

موجودہ علمائے دیوبند سے گزارش ہے کہ نانوتوی صاحب کے مذکورہ سراسر غیر اسلامی عقیدے کا قرآن و حدیث کے مطابق ثبوت ہو جانا تو ممکن نہیں ہے۔ لیکن آپ حضرات سے التماس ہے جو عقیدے کو اپنے امام ربانی کے رفیق جانی یعنی نانوتوی صاحب آنجہانی کی مذکورہ چاروں عبارتوں کے مطابق ہی ثابت کر دکھائے ورنہ:

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

ثانیاً:۔ ارشادِ گرامی کا دوسرا جز أُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ۔ یعنی مجھے سرخ و سفید دونوں خزانے عطا فرما دیے گئے ہیں۔ نیز فرمانِ رسالت ہے: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ۔ یعنی یہ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ (بخاری شریف مترجم جلد سوم، ص ۲۷۲ اور ص ۸۳۵)
یعنی حقیقی مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا سارے زمین کا اور کون مالک ہے۔ سارے سرخ و سفید یعنی سونے چاندی کے آپ مالک بنا دیے گئے تھے۔
فرمایا اب اس حقیقت کے خلاف یہ دل آزار عبارت دیکھیے:

۲۰۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور ص ۸۲) متعصبانہ عقیدت کو تھوڑی دیر کے لیے ایک طرف رکھتے ہوئے ذرا عبارت کے تیور بغور دیکھ کر سوچیے کیا ذرا بھی یہ تاثر ملتا ہے کہ کوئی امتی اپنے نبی کے متعلق اظہارِ خیال کر رہا ہے؟ کیا یہ انداز بیان سو فیصد بغض و عداوت ظاہر نہیں کرتا؟ ارے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والو!

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید این جا

ثالثاً:۔ فرمانِ رسالت ہے: [illegible] اور مجھے اپنی امت کے لیے شرک کا خطرہ نہیں ہے۔ واقعی جب گندم نما جو فروشوں کو دیکھا ہوگا تو محسوس ہوا ہوگا کہ امت کو سب سے زیادہ نقصان دہی علماء پہنچائیں گے جو منافقت کے لباس میں رہزنی کریں گے۔ یہ ایسے ہی علماء کا کرشمہ ہے کہ مقدس شہر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی تبلیغ ہونے لگی ایسے اسلام کے دشمنوں اسلام نما لوگوں اور مسلمان کہلانے والوں کو آپس میں [illegible] رکھا ہے۔

رابعاً:- ارشاد نبوی ہے۔

یعنی عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا جب کہ میں سب نبیوں سے آخری ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ آپ کے آخری نبی ہونے پر بکثرت آیات و احادیث دلالت کرتی ہیں لیکن ان کے بالمقابل ذرا یہ منطق بھی ملاحظہ ہو۔

۱۱:- سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس، ص ۳)

۱۲:- ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایان شان محمدی صلعم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی (تحذیر الناس مطبوعہ دیوبند، ص ۹)

۱۳:- غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (تحذیر الناس، ص ۱۵)

۱۴:- ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس، ص ۳۴)

۱۵:- باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ ماننے میں ان کی تحقیر نعوذ باللہ لازم آئے گی۔ یہ انہیں لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات فقط از راہ بے ادبی نہیں مانا کرتے۔ ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو بجا ہے اہل حق کی تو یہ وطیرہ نہیں۔ نقصان شان اور چیز ہے اور خطا و نسیان اور چیز۔ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا۔ (ایضاً ص ۳۴)

نانوتوی صاحب نے ثابت کیا کہ خاتمیت کے صحیح معنی سمجھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین بھی نہیں بچا تھا اور صحابہ کی بات نانوتوی صاحب نے بتائی ہے۔ یہ دین کو کھلونا بنانے اور شریعت کا آپریشن کرنے کی انوکھی مثال نہیں تو اور کیا ہے۔

خامساً:- فرمان رسالت ہے۔ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قیامت تک علمائے حق کی ایک جماعت کے غالب رہنے کی یہ بشارت صحیح بخاری جلد اول، ص ۱۲۸ ۔ جلد دوم، ص ۲۷۲ جلد سوم، ص ۳۲۲ اور ص ۵۸۸ پر بھی موجود ہے۔ الحمد للہ کہ حق کے وہ علمبردار آج بھی عظیم الشان ہو کے ہیں جنہوں نے باطل پرستوں کے بڑے بڑے سرغنے بھی ۔ یوں ہی مخدوم اور

غلبہ پر وہ اہل حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے بلکہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بذلک۔ کا مغلوب رہے

٨٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ أَعَاذَكُمْ مِنْ ثَلَاثٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔

محمد بن عوف طائی، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد ابن عوف، ضمضم، شریح، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے بددعا کرے کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ۔ دوسرے یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غلبہ پا لیں۔ تیسرے یہ کہ تم گمراہی پر متفق نہیں ہو گے۔

٨٥١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى۔

محمد بن سلیمان انباری، عبدالرحمن، سفیان، منصور، ربعی بن حراش، براء بن ناجیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس سال تک چلتی رہے گی۔ اگر یہ ہلاک ہوئے تو ہلاکت کے راستے پر ہوں گے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم رہے تو ستر سال تک قائم رہے گا۔ میں نے عرض کیا گزرے ہوئے یا باقی سے؟ فرمایا کہ گزرے ہوئے وقت سے۔

٨٥٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَّةُ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ نزدیک ہو جائے گا، علم گھٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہو جائیں گے، بخیلی (دلوں میں) ڈال دیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔

پارہ — ۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ۲۹۷ النهي عن السعي في الفتنة

فساد کی کوشش نہ کی جائے

۸۵۳۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع عن عثمان الشحام قال حدثني مسلم بن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها ستكون فتنة يكون المضطجع فيها خيرا من الجالس والجالس خيرا من القائم والقائم خيرا من الماشي والماشي خيرا من الساعي قال يا رسول الله ما تأمرني قال من كانت له إبل فليلحق بإبله ومن كانت له غنم فليلحق بغنمه ومن كانت له أرض فليلحق بأرضه قال فمن لم يكن له شيء من ذلك قال فليعمد إلى سيفه فليضرب بحده على حرة ثم لينج ما استطاع النجاء

مسلم بن ابوبکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایسا فتنہ و فساد ہوگا جس میں لیٹا ہوا آدمی بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اُن کے ساتھ مصروف رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اُن میں مصروف رہے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اُس میں مشغول رہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو؟ فرمایا تو اپنی تلوار لے کر اس کی دھار توڑ دے۔ پھر کوشش کر کے اُن (آپس میں لڑنے والے مسلمانوں) سے بچا رہے۔

ف۔ جب مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیل جائے اور مسلمان آپس میں دست و گریباں ہو رہے ہوں تو اس وقت فساد سے حتی الامکان دور رہنا چاہیے۔ فریقین میں سے کسی کی موافقت یا مخالفت نہ کرے بلکہ گوشۂ عافیت تلاش کر کے اپنے گھر میں یا جا بیٹھے جیسے کر کے اپنے دوسری چیزوں پر گزارہ کرتا رہے۔ اس وقت مردانگی اور عافیت اسی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۵۴۔ حدثنا يزيد بن خالد الرملي نا المفضل عن عياش عن بكير عن بسر بن سعيد عن حسين بن عبد الرحمن الأشجعي أنه سمع سعد بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث قال فقلت يا رسول الله أرأيت إن دخل علي بيتي وبسط يده ليقتلني قال فقال رسول

حسین بن عبدالرحمٰن اشجعی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث کے راوی (حضرت سعد) نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر ایک آدمی (دشمن) مجھے قتل کرنے کے لیے میرے گھر میں گھس آئے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم حضرت آدم کے بیٹے کی طرح نیکی کرنا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ وَتَلَا يَزِيدُ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي الْآيَةَ

جنہیں یزید بن خالد رملی نے یہ آیت پڑھی، اگر تم نے مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو میں تمہیں قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں ہوں۔ (المائدہ: ۲۸)

ف۔ فتنہ و فساد کے وقت ہو سکے تو دور رہنے کے باوجود اگر کسی طرح فتنہ میں مبتلا ہو جائے تو اس شخص کو یہی سمجھنا چاہیے کہ مظلوم بننا پسند کرے لیکن ظالم کا دست و بازو نہ بنے، کیونکہ مظلوم بن کر ظلم و ستم کرنے والوں کا گناہ ہو جائے گا لیکن ظلم جہنم میں لے جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٨٥٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا أَبِي نَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَتْلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ قَالَ فِيهِ قُلْتُ مَتَى ذَاكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرْجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ الزَّمَانُ قَالَ تَكُفُّ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُونُ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ فَاتِكٍ فَحَدَّثْتُهُ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُودٍ۔

عمرو بن عثمان، ان کے والد ماجد، شہاب بن خراش، قاسم بن غزوان، اسحاق بن راشد جزری، سالم، عمرو بن وابصہ اسدی، ان کے والد وابصہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پس حدیث ابو بکرہ کے بعض حصے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس میں مرنے والے سب جہنمی ہیں۔ اس میں کہا ہے کہ (وابصہ) عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابن مسعود! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا کہ ان دنوں میں قتل و قتال ہوگا، اس دور میں کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے سے بھی بے خوف نہیں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو روک لینا اور ایسے پڑا رہنا جیسے تمہارے گھر میں کمبل پڑا رہتا ہے۔ جب حضرت عثمان کو شہید کیا گیا تو میرے دل میں یہی خوف واقع ہوا تو میں سوار ہو کر دمشق پہنچا اور حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ انہوں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی۔

٨٥٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي

ہزیل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے پہلے اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنے ہوں گے۔ ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر، شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اس کے دوران بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور

مؤمنا ويصبح كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشي فيها خير من الساعي فكسروا قسيكم وقطعوا أوتاركم واضربوا سيوفكم بالحجارة فإن دخل على أحد منكم فليكن كخير ابني آدم.

چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس تم اپنی کمانیں کو توڑ دینا اور اپنی تانتوں کو کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار کر توڑ دینا۔ اگر کوئی مفسد تم میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو تو حضرت آدم کے اچھے بیٹے کی طرح ہو جانا۔

٨٥٧- حدثنا أبو الوليد الطيالسي ثنا أبو عوانة عن رقبة بن مصقلة عن عون بن أبي جحيفة عن عبد الرحمن قال كنت آخذا بيد ابن عمر في طريق من طرق المدينة إذ أتى على رأس منصوب فقال شقي قاتل هذا فلما مضى قال وما أرى هذا إلا قد شقي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مشى إلى رجل من أمتي ليقتله فليقل هكذا فالقاتل في النار والمقتول في الجنة قال أبو داود رواه الثوري عن عون عن عبد الرحمن بن سمير أو سميرة ورواه ليث بن أبي سليم عن عون عن عبد الرحمن بن سميرة قال أبو داود قال لي الحسن بن علي حدثنا أبو الوليد يعني بهذا الحديث عن أبي عوانة وقال هو في كتابي ابن سبرة وقالوا سمرة وقالوا سميرة هذا كلام أبي الوليد.

عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو ایک سر دیکھا جو لٹکایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس کا قاتل بدبخت ہے۔ جب گزر گئے تو فرمایا کہ میرے خیال میں تو اس نے بدبختی خرید لی ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو میرے کسی امتی کو قتل کرنے کے لیے کسی کے پاس جائے تو قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری نے عون سے عبدالرحمن بن سمیر یا سمیرہ سے۔ روایت کیا ہے اسے لیث بن ابی سلیم نے عون سے عبدالرحمن بن سمیرہ سے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حسن بن علی نے کہا کہ ابو الولید نے اس حدیث کو ابو عوانہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میری کتاب میں ابن سبرہ ہے جبکہ بعض لوگوں نے سمرہ اور بعض نے سمیرہ کہا ہے۔ یہ ابو الولید کا کلام ہے۔

٨٥٨- حدثنا مسدد ثنا حماد بن زيد عن أبي عمران الجوني عن المشعث بن طريف عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر قلت لبيك يا رسول الله وسعديك فذكر الحديث قال فيه كيف أنت إذا أصاب الناس موت يكون

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! تعمیل ارشاد کے لیے حاضر ہوں۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ لوگوں کو موت گھیر لے گی اور قبر والا گھر بھی اس وقت ایک غلام کے عوض بکے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں یا جو میرے لیے

السَّيْفُ فِيهِ أَوْ وَصِيفٌ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللَّهُ لِي
وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ
ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ
قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي
وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي فَأَضَعَهُ
عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا قَالَ قُلْتُ
فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ
دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ
شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ
بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر واجب ہے یا
فرمایا کہ صبر کرنا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابوذر! عرض گزار
ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔
فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم احجار زیت
نامی مقام کو خون سے بھرا ہوا دیکھو گے؟ عرض گزار ہوا کہ
اللہ اور اس کا رسول جو میرے لیے حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ اپنے
اہل و عیال میں چلے جانا تمہارے لیے لازمی ہے۔ عرض
گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی تلوار لے کر اسے اپنے
کندھے پر نہ رکھ لوں۔ فرمایا کہ پھر تو ان لوگوں کے ساتھ شریک
ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر آپ میرے لیے کیا حکم
فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھے رہنا۔ میں نے عرض
کی کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں گھس آئے؟ فرمایا کہ اگر تمہیں
خوف ہو کہ تلوار کی چمک تم پر غالب آ جائے گی تو اپنے منہ پر کپڑا ڈال لینا تاکہ وہ تمہارے
اور اپنے گناہوں کو سمیٹ لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ
حماد بن زید کے سوا اس حدیث میں مشعث کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

٨٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ
قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ
زِيَادٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي
مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ
وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا
خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا
أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

ابوکبشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تمہارے سامنے اندھیری رات
کے حصوں جیسے فتنے ہیں جن میں آدمی صبح کو مومن اور شام کو کافر
ہو جائے گا نیز شام کو مومن اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔
بیٹھنے والا اس میں کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے
والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے
والے سے بہتر ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں کیا
حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھروں کی کملیوں کی طرح ہو جانا۔

٨٦٠۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ
قَالَ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ
ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ابراہیم بن حسن مصیصی، حجاج بن محمد، لیث بن سعد، معاویہ
بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر، ان کے والد ماجد، حضرت مقداد
بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے

الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَيْمُ اللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔

ہم نے سنا کہ خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا، سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا۔ جس نے تکالیف میں مبتلا ہونے پر صبر کیا تو وہ قابل ستائش ہے۔

باب ۲۹۹ فِي كَفِّ اللِّسَانِ۔

زبان کو روکے رکھنے کا بیان

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ۔

عبدالملک بن شعیب بن لیث، ابن وہب، لیث، یحییٰ بن سعید، خالد بن ابو عمران، عبدالرحمن بن بیلمانی، عبدالرحمن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب ایسا فتنہ آنے والا ہے جو بہرہ، گونگا اور اندھا ہوگا۔ جو اس کے نزدیک جائے گا۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْأَعْجَمِ۔

زیاد نامی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب ایک فتنہ آئے گا جو عرب کو گھیرے گا۔ اس میں مارے جانے والے دوزخی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے بڑھ کر فتنہ انگیزی ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری، لیث، طاؤس نے اعجم سے (یعنی مذکورہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے)۔

ف: جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ رہے ہوں یا ایک دوسرے کے خلاف انتقامی کارروائیوں کی تیاری میں مشغول ہوں تو ایسے وقت کسی کی حمایت یا مخالفت میں زبان کھولنا اس کی حمایت یا مخالفت میں تلوار چلانے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ فساد کے موقع پر حتی الامکان زبان کو قابو میں رکھنا اور بیان بازی سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسے وقت کے چند الفاظ حالات کو قریب سے خراب تر اور سنگین کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ زِيَادٌ سِيمِينْ كُوشْ۔

محمد بن عیسیٰ بن طباع نے عبداللہ بن عبدالقدوس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ زیاد کے کان سفید تھے۔

باب ۳۱ - الرُّخْصَةِ فِي التَّبَدِّي فِي الْفِتْنَةِ

فساد کے وقت جنگلوں میں چلے جانے کی اجازت

۸۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، اُن کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جنہیں چراتا ہوا وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر پھرے گا۔ اپنے دین کو بچانے کی خاطر آبادیوں سے بھاگ گیا ہوگا۔

ف۔ فتنہ و فساد کے وقت اپنی گزر اوقات کا وسیلہ ساز و سامان پیدا کر کے جنگلوں اور پہاڑوں میں جا رہنا گویا عافیت میں پناہ لینا ہے۔ جنگ کے وقت نہ کسی کا مال و جان محفوظ رہتا ہے اور نہ دین و ایمان۔ بہتر یہی ہے کہ ایسے موقع پر کوئی پناہ گاہ تلاش کرے اور کوئی نہ مل سکے تو کم از کم فتنہ پھیلانے والوں سے اپنا ایمان بچائے۔ افسوس! برٹش گورنمنٹ کے پرفتن دور سے آج تک جو بڑے بڑے فتنے اٹھائے گئے، یہ کہ دین و ایمان کے رہزنوں کے سروں پر تاج رہنمائی سجائے گئے، جن کے حقیقی خدوخال کو عوام الناس نہ دیکھ سکے۔ ظاہری تقدس پر فریفتہ ہو کر ہزاروں لاکھوں مسلمان اپنے دین و ایمان کا بیڑہ غرق کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتنہ بازوں کے شر سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

باب ۳۲ - النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ

فساد کے وقت لڑنے کی ممانعت

۸۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ يَعْنِي فِي الْقِتَالِ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

احنف بن قیس کا بیان ہے کہ میں لڑائی میں شامل ہونے کی غرض سے نکلا تو مجھے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو قاتل ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ اس نے بھی اپنے ساتھی (قاتل) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر، ایوب نے حسن سے اپنی اسناد کے ساتھ مختصر طور پر اسے معناً روایت کیا۔

باب ١٣٠: في تعظيم قتل المؤمن

٨٦٧ - حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني نا محمد بن شعيب عن خالد بن دهقان قال كنا في غزوة القسطنطينية بذلقية فأقبل رجل من أهل فلسطين من أشرافهم وخيارهم يعرفون ذلك له يقال له هانئ بن كلثوم بن شريك الكناني فسلم على عبد الله بن أبي زكريا وكان يعرف له حقه قال لنا خالد فحدثنا عبد الله بن أبي زكريا قال سمعت أم الدرداء تقول سمعت أبا الدرداء يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل ذنب عسى الله أن يغفره إلا من مات مشركا أو مؤمن قتل مؤمنا متعمدا فقال هانئ بن كلثوم سمعت محمود بن الربيع يحدث عن عبادة بن الصامت أنه سمعه يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال من قتل مؤمنا فاغتبط بقتله لم يقبل الله منه صرفا ولا عدلا قال لنا خالد ثم حدثنا ابن أبي زكريا عن أم الدرداء عن أبي الدرداء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يزال المؤمن معنقا صالحا ما لم يصب دما حراما فإذا أصاب دما حراما بلح وحدث هانئ بن كلثوم عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله سواء

٨٦٨ - حدثنا عبد الرحمن بن عمرو عن محمد بن مبارك قال نا صدقة بن خالد أو غيره قال قال خالد بن دهقان سألت يحيى بن يحيى الغساني عن قوله اغتبط بقتله قال الذين يقاتلون في الفتنة فيقتل

مومن کو قتل کرنے کا گناہ

خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ غزوہ قسطنطنیہ کے وقت ہم ذلقیہ نامی مقام پر تھے کہ فلسطین والوں میں سے ایک شخص آیا جو وہاں کے شرفاء اور معززین سے تھا۔ لوگ اس کے مقام سے واقف تھے اور اسے ہانی بن کلثوم بن شریک کنانی کہا جاتا تھا۔ اس نے عبداللہ بن ابو زکریا کو سلام کیا اور وہ ان کا مرتبہ شناس تھا۔ خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابو زکریا ام الدرداء نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امید ہے کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے سوائے اس کے جو شرک کی حالت میں مرا یا کسی مومن نے دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا۔ ہانی بن کلثوم کا بیان ہے کہ محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مومن کو قتل کیا اور اس قتل کو درست سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔ خالد کا بیان ہے کہ ابن ابو زکریا نے حضرت ابو درداء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ہمیشہ ہلکا اور سبکدوش رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرے۔ جب حرام خون کرے تو بوجھل اور سست ہو جاتا ہے اور حدیث بیان کی ہانی بن کلثوم، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

عبدالرحمن بن عمرو، محمد بن مبارک، صدقہ بن خالد یا کوئی دوسرا، خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے زبان رسالت فاغتبط بقتلہ کے متعلق دریافت کیا تو بتایا کہ یہ ان کے متعلق فرمایا ہے جو فساد کے وقت لڑتے ہیں۔ پس ایک شخص دوسرے کو قتل کرے اور سمجھے کہ اس نے

أَخْبَرْتُهُمْ فَرَأَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى فَلَا يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالَى يَعْنِي مِنْ ذٰلِكَ.

٨٦٩ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هٰذَا الْمَكَانِ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ.

٨٧٠ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ فَهٰذِهِ لِأُولٰئِكَ قَالَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الْآيَةَ قَالَ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَأْنَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ فَذَكَرْتُ هٰذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ.

٨٧١ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي

درست کیا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اس حرکت پر استغفار نہ کرے۔

مجاہد بن عوف نے خارجہ بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی جگہ پر فرماتے ہوئے سنا کہ آیت ۔ اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ اس میں ہمیشہ رہے گا (۴: ۹۳) یہ سورۃ الفرقان کی آیت ۔ وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ (۲۵: ۶۸) کے چھ ماہ بعد نازل فرمائی گئی تھی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ جب سورۃ الفرقان کی آیت ۔ وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہیں کرتے اور نہ کسی جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ (۲۵: ۶۸) تو مکہ مکرمہ کے مشرکوں نے کہا ۔ ہم نے اس جان کو قتل کیا جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت کی ہے اور بے حیائی کے کام کیے ہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے (۲۵: ۷۰) یہ انہیں کے متعلق ہے ۔ فرمایا کہ سورۃ النساء کی آیت ۔ اور جو کسی صاحبِ ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (۴: ۹۳) یہ اس مسلمان کے متعلق ہے جو حکمِ اسلام کو جانتے ہوئے کسی صاحبِ ایمان کو دانستہ قتل کرے تو وہ جہنمی ہے اور اس کی توبہ نہیں ہے ۔ میں نے مجاہد سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا ۔ مگر جو نادم ہوا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ واقعہ کو روایت کرتے ہوئے الذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر کے متعلق فرمایا کہ وہ مشرکین میں اہل

الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ قَالَ اَهْلُ الشِّرْكِ قَالَ وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ۔

مسلمان کے متعلق حکم نازل فرمایا۔ اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے (۳۹:۵۳)۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

مغیرہ بن نعمان نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا۔ "وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا" والے حکم کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا اَبُو شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ هِيَ جَزَاؤُهُ فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ۔

سلیمان تیمی نے ابو مجلز سے ارشادِ ربانی: "اور جو کسی صاحبِ ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے" کے متعلق روایت کی کہ اگر اللہ تعالٰی چاہے تو اس کے اس جرم سے درگزر فرمائے گا۔

بَابُ ۳۰۳۔ مَا يُرْجٰى فِي الْقَتْلِ۔

قتل ہو جانے کے بعد امیدِ مغفرت

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ اَمْرَهَا فَقُلْنَا اَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَئِنْ اَدْرَكَتْنَا هٰذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا اِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيدٌ فَرَاَيْتُ اِخْوَانِي قُتِلُوا۔

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اس کی شدت بیان فرمائی۔ ہم یا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر وہ ہماری موجودگی میں آیا تو ہمیں ہلاک کر ڈالے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا قتل ہو جانا ہی تمہیں کفایت کرے گا۔ سعید کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ قتل کر دیے گئے تھے۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِي هٰذِهِ اُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔ آخِرُ كِتَابِ الْفِتَنِ۔

عثمان بن ابو شیبہ، کثیر بن ہشام، مسعودی، سعید بن ابو بردہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری یہ امت ایسی ہے جس پر رحم فرمایا گیا ہے۔ اس کے لیے آخرت کا عذاب نہیں ہے اور دنیا میں اس کے لیے عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہے۔ کتاب الفتن ختم ہو گئی۔